50312-کیا تین یوم اقامت کی نیت کرنے والا شخص مسافر کے احکام پر عمل کرے گا؟

سوال

میں عمرہ کے لیے محدود مدت تین یوم کے لیے مکہ جاؤں گا، کیا مجھ پر مسافر کے احکام لاگو ہوتے ہیں، کہ میرے لیے مکہ میں رہتے ہوئے نماز قصر کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام کے ہاں اس مدت میں اختلاف پایا جاتا ہے، اگر مسافر وہ مدت کسی شہر میں ٹھرے تو اس کے لیے قصر جائز ہے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ مسئلہ ان اختلافی مسائل میں سے ہے جس میں بہت سے قول ہیں حتی کہ اس میں اہل علم کے بیس سے بھی زیادہ قول پائے جاتے ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ نزاع ختم کرنے کے لیے اس میں کوئی قطعی دلیل نہیں، چانچہ اہل علم کے اقوال اسی لیے اضطراب کا شکار ہیں، اس لیے میں کہتا ہوں کہ متبوعہ مذہب درج ذیل ہیں :

اول :

حنابلہ رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جب وہ چار یوم سے زیادہ اقامت کی نیت کرے تو اس کے حق میں سفر کا حکم ختم ہو جائیگا اور وہ نماز پوری ادا کرے گا.

دوم :

امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کا مسلک :

جب چار یا اس سے زیادہ ایام اقامت کی نیت کرے تو اس کے لیے پوری نماز ادا کرنا لازم ہے، لیکن اس میں وہاں پہنچنے اور وہاں سے نکلنے کا دن شمار نہیں ہو گا، تو اس طرح چھ یوم ہونگے، چار یوم اقامت کے اور ایک وہاں پہنچنے اور ایک وہاں سے نکلنے کا.

سوم :

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک :

جب پندرہ دن سے زیادہ اقامت کی نیت کرے تو نماز پوری ادا کرے گا اور اگر وہ اس سے کم کی نیت کرے تو قصر کرے گا. اھ

دیکھیں : الشرح الممتع (545/4).

چنانچہ اس سے یہ واضح ہوا کہ متبوعہ مذاہب اس پر متفق ہیں کہ جو شخص تین یا اس سے کم یوم اقامت کی نیت کرے اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہے.

مزید دیکھیں : المجموع للنووی (171/3) بدایۃ المجتھد (168/1).

علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مہاجر کے لیے منی سے واپسی کے بعد تین یوم"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3933) صحیح مسلم حدیث نمبر (1352)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

(بعد الصدر : یعنی منی سے واپس آنے کے بعد، اور اس حدیث کا معنی اور مفہوم یہ ہے کہ :

فتح مکہ سے قبل مکہ سے ہجرت کرنے والے شخص پر مکہ میں اقامت اختیار کرنا حرام تھا، لیکن حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے حج اور عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد تین یوم کی اجازت دی گئی، اس سے زیادہ وہاں نہیں رہ سکتا، اور اس سے تین ایام کی اقامت کا استنباط کیا جا سکتا ہے، جسے اختیار کرنے والا مسافر کے حکم سے نہیں نکلتا) اھ

دیکھیں : فتح الباری (267/7).

چنانچہ اگر آپ کی اقامت تین یوم سے زیادہ نہیں تو آپ مذاہب اربعہ کے ہاں مسافر کی رخصت پر عمل کر سکتے ہیں.

اللہ تعالی اعلم

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21091) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.